

۲۰ رمضان المبارک ۱۳ مئی ۱۹۵۵ء بروز جمعہ سب سے پہلے شمارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہفت روزہ

خلافتِ اسلامیہ

لاہور

زیر سرپرستی :-

مولانا احمد علی مدظلہ العالی

شیرانوالہ دروازہ لاہور

قیمت دو آنے (۲)

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

(پنجاب پرنس لاہور میں باہتمام ایم محمد عبید اللہ آفرینش پبلشر جیپا اور خدام الدین لاہور سے شائع ہوا)

۲
تیلخ دین و اشاعت اسلام کا

بیمثال ادارہ

انجمن خدام الدین بیرون لاہور
شیرالوالہ دروازہ لاہور

ذیوسرپستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

مندرجہ ذیل شعبہ جات کا کام بفضلہ تعالیٰ سرانجام دے رہے ہیں

• مدرستہ البنات :- موجودہ مغربیّت زدہ دور میں لڑکیوں کو دینی تعلیم دے کر اسلامی معاشرہ

• شفاخانہ :- غریبوں کے لئے مفت دوائیاں مہیا کر رہا ہے

• شعبہ نشر و اشاعت :- مختلف مسائل پر ہزار ہا پمفلٹ مفت تقسیم کر چکا ہے۔

• دار الحفاظ :- بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا فرض سرانجام دے رہا ہے۔

• مدرسہ قاسم العلوم :- ہر سال علماء کی ایک جماعت ربط آیات سے قرآن کریم کا دورہ کر کے

• ہفت روزہ "حدائق الدین" کا اجراء قرآن اور حدیث کی اشاعت کی طرف ایک اور
قدیم ہے +

بہفت روزہ خدمتِ الدین

شمارہ (۱) | جمعۃ المبارک ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء مطابق ۳۰ رمضان المبارک | جلد (۱)

بسم اللہ

تبلیغ و اشاعت کے لیے تقریر و بیان کو وہ اہمیت حاصل نہیں رہی — جو اس وقت نشر و اشاعت اور تحریر کو حاصل ہو گئی ہے —! آج — نشر و اشاعت کے وسائل سب سے زیادہ مؤثر — اور دیر پا ہیں —

انجمن خدام الدین — لاہور — خدمتِ المسلمین حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے جو خدمات انجام دیتی رہی — اور جو مؤثر اقدام کرتی رہی ہے ملک کوئی فرد اس سے نا آشنا نہیں ہے۔ آج بہت روزہ خدام الدین لاہور کا اجراء بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

☆ — بہت روزہ خدام الدین — کی اشاعت کا مقصد اسلام کے پاکیزہ نظریات کی تبلیغ و اشاعت ہے۔

☆ — ”خدام الدین“ — اصلاح و تعمیر اور خدمتِ خلق کا مبارک عزم ہے کہ مطلعِ صحافت پر نمودار ہوتا ہے۔!

☆ — ”خدام الدین“ ہر اس نظریے کے خلاف پڑی

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ آج جن حالات سے ہمارا گزر رہا ہے۔ وہ انتہائی نازک اور پرخطر ہیں۔ اسلامی زندگی کی تمام قدیم بڑی طرح پامال کی جا رہی ہیں۔ شعائرِ اللہ کی جگہ جگہ توہین ہو رہی ہے۔ خدا اور اس کے رسول کے ایک ایک حکم کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ افسوس کہ دنیا کے مسلمان — غیر اقوام کے ہاتھوں میں کھیل کا گیند بنے ہوئے ہیں!

یہ — حالات جس قدر نازک اور پرخطر ہیں مسلمان قوم کی ذمہ داریاں اس سے کہیں زیادہ نازک تر ہیں۔

ہمیں — سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ اسلام کی سرملبدی اور اس کی تبلیغ و اشاعت کے لیے وہ کون سا طریق اختیار کرنا ہے جو ان نازک حالات میں مؤثر اور موثر ثابت ہو سکے۔ تاکہ جس مقصدِ عظیم کے حصول کے لیے ہمیں جدوجہد کرنا ہے وہ مسمیٰ حسنہ زیادہ سے زیادہ بار آور ثابت ہوں —!

آپ جانتے ہیں کہ موجودہ دور میں اذکار و نظریات کی

بہتیت و فلسفہ روزہ

مناسب مال ٹھاکر کرتی ہے۔ ایسے متوکل علی اللہ محب خدا کی جتنا یہی ہو سکتی ہے کہ خدائے قدوس اسے تشفی دیں کہ جب تو میرا ہے تو میں تیرا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کی گئی ہے کہ:-
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن انس کے لئے (قیامت کے دن) شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اسے دن کو کھانے اور خواہشات نفسانی سے روکا تھا۔ لہذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے اور قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا تھا۔ لہذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمائیے۔ پھر دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

حقیقت شفاعت

جس جہاں میں ہم بود و باش رکھتے ہیں اسے عالم ناموت کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ تین جہاں اور بھی ہیں۔ عالم ملکوت عالم جزوت عالم لاموت۔ عالم سکوت کو عالم مثال بھی کہتے ہیں۔ عالم مثال میں یہاں کی ہر ایک چیز کا وجود ہے۔ بلکہ وہاں ان چیزوں کا بھی وجود ہے جن کا وجود اس جہاں میں نہیں ہے مثلاً انسان کے اعمال یا روزہ قرآن وغیرہ۔

بہذا قیامت کے دن روزہ اپنے اس مثالی وجود میں مجسم ہو کر بارگاہ الہی میں حاض ہوگا۔ اور روزہ دار کے حق میں شفاعت کرے گا۔ انسان نے اپنے وطن میں روزے کی حرمت و برروری کا حق ادا کیا تھا۔ اس کے بدلے میں روزہ اپنے وطن (عالم مثال) میں روزہ دار کی حمایت کرے گا۔

اللہم یدرجل الصوم کنا شافعاً و مشفقاً و
ونقلاً لہما محبت و ترضی و اجعل الخیرتک خیراً
مین الاولی و الخیر عواناً ان الحمد للہ رب
العالمین

بے باکی کے ساتھ اپنی آواز بلند رکھے گا۔ جس کا اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہ ہوگا:-

☆ "خدا امر الدین" دُنیا سے کفر و ضلالت کی خوفناک تاریکیاں دُور کر کے شمع محمدی کی ستور کرنوں سے پوری دُنیا کو جگمگا دینا چاہتا ہے۔

☆ "خدا امر الدین" موسمی نعرہ بازی اور دقتی مہنگامہ آرائی سے بالکل کنارہ کش رہ کر اپنی تگ و دو ضرورت اور صرف قرآن و سنت کی تبلیغ و اشاعت تک محدود رکھنے کا عزم راسخ لے کر اشاعت پذیر ہوا ہے۔

ہم --- اپنے خداوند قدوس! کے حضور میں تہائی عاجزی کے ساتھ دست بدعا ہیں کہ وہ ہمیں ان مشامدین کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اور اپنی نصرت و امداد شامل حال رکھے۔ آمین

علاوہ ازیں:-

ہم اپنے حلقہ احباب اور قارئین سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان مقاصد کی تکمیل میں ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے ہمداری رہنمائی کے فرائض انجام دیں گے۔
اِنَّ اَرْسِدَ اِلَّا الْاِحْصَاۃَ مَا اسْتَطَعْتُ
وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

اطلاع

قارئین کرام کی اطلاع کے۔ یہ عرض ہے کہ ہفت روزہ "خدا امر الدین" کا قاعدہ پرچہ جلن سے شائع ہو رہا ہے۔ خریدار حضرات جلد اپنے نام دفتر میں بھیجوا دیں تاکہ ان کے نام وی بی بھیج دیا جائے۔ سائز ۲۰×۲۵ صفحات ۲۰ قیمت ۴۰ پیچہ ہفت روزہ عوام الدین لاہور

فلسفہ روزہ

قَوْلُكَ تَعَالَى :-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ
مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعَلَى آيَاتِهِ أُخْرِجَتْ
يُؤْتِكُمُ اللَّهُ مِنْكُمْ الْغَنَى وَلِيَتَكْلَمُوا الْغَدَّ وَلَكُمْ فِي
اللَّهِ عَلَى مَا هَدَىٰ لَكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ط

ترجمہ :- مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن
ہدایت ہے واسطے لوگوں کے اور دلیل روشن راہ پانے کی
اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی پس جو کوئی پائے۔ تم میں سے
اس مہینے کو تو ضرور روزے رکھے اس کے۔ اور جو کوئی ہو
بیمار یا مسافر تو اس کو گنتی پوری کر فی چاہئے اور نوں
اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر دشواری
اور اس واسطے کہ تم پوری کرو گنتی اور تاکہ بڑائی کو بہتر
کی اس بات پر کہ تم کو ہدایت کی اور تاکہ تم احسان مانو۔

قرآن حکیم کی سالگرہ

روح محفوظ سے قرآن حکیم کا نزول رمضان المبارک
میں ہوا ہے۔ سارا قرآن حکیم ایک ہی مرتبہ آسمان دنیا پر نازل
ہوا۔ اس کے بعد تھوڑا تھوڑا اضافہ ہوا۔ انازل ہوتا رہا۔ ہر
قوم میں یہ قاعدہ ہے کہ جس دن اس پر کوئی نعمت نازل ہو
اس کی یاد تازہ کرنے کے لیے سالگرہ مناتے ہیں۔ مثلاً یہود
میں عاشوراء کا روزہ۔ عیسائیوں میں نزول مانڈہ آسمانی
کا دن۔ مسلمانوں کے لیے قرآن حکیم ایک عظیم الشان نعمت
ہے۔ اس لیے اس کی سالگرہ رمضان المبارک میں منائی

جاتی ہے۔ چنانچہ سارے رمضان المبارک میں مسلمان رات کو
قرآن حکیم سنتے ہیں۔ علاوہ اس کے اس نعمت مطلقہ کے شکر
میں دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ شکر نعمت میں روزہ رکھنا بھی
سابقہ امتوں میں رائج تھا جس طرح یہود میں عاشوراء کا روزہ اسی
ہیے رائج تھا کہ اس دن فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے
نجات پائی تھی۔

تمام امتوں میں روزہ

قرآن حکیم میں ارشاد ہے :- کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ (سورہ بقرہ ۱۸۳)
ترجمہ :- تم پر روزہ ایسا ہی فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی
امتوں پر فرض تھا۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی شریعت
میں بھی روزہ اسی طرح رکھا جاتا تھا کہ روزہ کے دن کھانا پینا اور
عورتوں سے صحبت کرنا حرام تھا۔ روزہ کا یہ طریقہ حضرت آدم علیہ السلام
کی شریعت تک یوں ہی رہا۔ چنانچہ ابتداء میں جب مسلمانوں پر
روزہ فرض ہوا اور اس کی شرائط کا انھیں علم نہیں تھا تو اہل
کتاب کی طرح روزہ رکھنا شروع کیا کہ افطار کے بعد سونے
سے پہلے کھانے پینے وغیرہ سے فراغت پالیتے۔ سونے
کے بعد پھر دوسرا روزہ شروع ہو جاتا۔ کچھ عرصے کے بعد اجل
لکھ کر لیکتا الصیام والی آیت نے اس طرز کو منسوخ کر دیا۔

اوقات روزہ میں اختلافات

البتہ علم تاریخ کی درق گردانی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ
روزے کے اوقات ہر امت میں علیحدہ علیحدہ تھے۔ مثلاً حضرت آدم
علیہ السلام پر ہر مہینے کی ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخ کو روزہ فرض تھا۔
حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ رخصتہ دار ہوتے تھے اور حضرت

مولیٰ وہ صفات حمیدہ سے آراستہ ہو۔ بد اخلاقی سے اُسے نفرت ہو۔ خواہشات نفسانی پر قابو پائے۔ ضبط نفس اور تحمل ہو۔ فتنہ انگیزی سے باز آئے۔ شرارت نہ کرنے پائے ان تمام خوبیوں کے پیدا کرنے کے لئے بہترین علاج یہی ہے کہ انسان کے حیوانی زہر کو نکال دیا جائے۔ اس زہر کے نکلنے کا بہترین تریاق روزہ ہے۔ قوت حیوانی کی شدت سے تمام خرابیاں انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ اگر قوت حیوانی کو کمزور کر دیا جائے۔ تو انسان یقیناً بہت سی برائیوں سے مرگ جائے گا۔ چنانچہ اسی قاعدے سے اسلامی شریعت میں توہین روزہ کو پرکھا جائے تو یقین ہو جاتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزے کے ذریعے سے اپنی امت کو اخلاق کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کی سعی فرمائی ہے

احادیث نبویہ اور ان کی حکمتیں!

پہلی حدیث

قوله صلى الله عليه وسلم: **فَلَا يَزِيدُكَ وَلَا يَنْقُصُكَ فَلَاحٌ سَابِقَةٌ** اِنَّكَ اَوْ قَاتَلْتَ كَلَيْفَ اِنَّكَ صَائِمٌ

ترجمہ: روزہ بابرہ نہ عورتوں سے میل جول کی باتیں کرے اور نہ شوغل وغل جائے اگر اسے کوئی کالی بھی دے یا لڑائی کرے تو خود اس کے مقابلے میں کچھ نہ کرے) انا کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

شرح حدیث

ترکِ رفت میں اقوال و افعال شہوانی سے روکنا مراد ہے ترکِ مخیہ میں درندوں کی طرح شور وغل کرنے سے روکنا مطلق ترکِ سب میں مطلق اقوال و افعال قبیحہ سے روکنا مراد ہے ترکِ قتل سے مراد مطلق افعال قبیحہ سے مخالفت ہے۔

اِنِّی صَائِمٌ

روزہ دار پر جب کسی بیہودہ کو ظالم اور جاہل کی طرف سے حملہ ہو تو انا کہہ دے (بشرطیکہ اس کہنے سے اسکی طبیعت میں ریا نہ آجائے) کہ مجھے روزہ ہے اسلئے میں تمہارا مقابلہ کرنے سے معذور ہوں بعض شاعرین حدیث کا خیال ہے کہ زبان سے کہنا بھی ضروری نہیں بلکہ دل میں روزے کا خیال کر کے مقابلہ سے باز رہے۔

داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے اور یہ دونوں پر عاشورا اور ہر سچر کے علاوہ چند دن اور بھی فرض تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور نہ دن افطار کرتے تھے۔ نصاریٰ پر دراصل رمضان کے روزے فرض تھے۔ لیکن جب انھیں سخت گرمی اور سردی کے روزے میں دقت محسوس ہوئی۔ تو یہ فیصلہ کیا کہ موسم ربیع میں بجائے تیس کے پچاس رکھا کریں گے۔

روزے کی صورت بغیر روح بیکار ہے

ہر عقیدہ کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی کام کرتا ہے اس کا ناکارہ پہلو سوچ لیتا ہے۔ وہ قائدہ اس کی روح اور جان ہوتا ہے اس طرح روزے کی بھی ایک صورت ہے اور دوسری اس کی روح صورت تو یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانا پینا ترک کر دیا جائے۔ عورت اور مرد آپس میں ملنے نہ پائیں۔ لیکن اگر مقصد روزہ اس صورت کے اندر نہ پایا جائے۔ تو وہ بیکار ہے چنانچہ دربار نبوت سے ارشاد ہوتا ہے: **مَنْ كَفَرَ بِدَعَا قَوْلِ الْبُزْدِيِّ دَالْعَلَّ بِمُ خَلِيسٌ يَدِي حَاجَتُهُ فِي أَنْ يَلْبَسَ حُلَامَةً وَ شَمْرًا** ترجمہ: جس شخص نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی پروا نہیں (یعنی روزے سے قرب الہی اور حصولِ رضا مولیٰ کا جو نتیجہ مرتب ہونا چاہئے وہ نہیں ہوگا)

اور دوسری روایت میں مروی ہے: **الْجَنِينَةُ تَقْطِرُ الصَّائِمَةَ** ترجمہ: جنینت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ انتہی

اس سے معلوم ہوتا کہ روزے کی حالت میں جس طرح مذکورہ بالا افعال ناجائز ہیں۔ اسی طرح کسی کی غیبت جو زبان کا جرم ہے وہ بھی ممنوع ہے۔ اس سے ثابت ہوتا کہ روزے کا مقصد فقط کھانے پینے سے روکنا ہی نہیں بلکہ اس سے بہت اعلیٰ اور ارفع ہے

مخرج روزہ

تعلیم مذہب کا یہ خاصہ ہے کہ انسان کے اندر اخلاق حسنہ پیدا

کام میں مصروف ہے اور پھر اتنا ہی نہیں بلکہ دل کو یہ مشقت اور رات کو بیدار رہنا اور کافی وقت کھڑا ہو کر نماز تراویح ادا کرنا ہے۔

الحاصل

حاصل یہ نکلا کہ ہر مسلمان ایک فوجی سپاہی ہے۔ لیکٹ اور کیب۔ سوٹا۔ اندھونید تو بجائے خود رہے۔ پانی پیئے اور کھانا کھائے بغیر اگر ضرورت پیش آجائے۔ تو دن اور رات چوبیس گھنٹے مسلسل کام کر سکتا ہے اور اس بات کا بھی عادی ہے کہ ان مصیبتوں میں وہ کسی پر احسان نہیں کر رہا بلکہ اسے محض اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب ہے۔ چنانچہ فوجی اسلامی میں اس قسم کے واقعات ملتے ہیں کہ مسلسل چوبیس گھنٹے لڑائی جاری رہی۔ دشمنان اسلام کے لشکر کے بعد دیگرے آتے رہے اور مسلمان اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے جب تک میدان جیت نہیں لیا۔

پیغام فتح اسلام

جو قوم سطح زمین پر اپنے چالیس کروڑ افراد رکھتی ہو۔ اور وہ ان اصولوں کی پابند ہو جائے۔ جو ارکان اسلام کا اندر انہیں سکھائے گئے ہیں۔ اور پھر فیصلہ کرے۔ کہ کیا تخت یا تختہ قدیم کبھی مٹ نہیں سکتی۔ بلکہ دنیا کی قوموں میں سر دار ہو کر رہیگی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اسکی پشت پناہی فرمائے گا۔ ظاہر و باطن اور زمین و آسمان کی تمام خدائی طاقتیں اس کی خدمت کے لئے وقف ہو جائے گی۔ **وَلَوْ أَنَّهُمْ أَتَقَامُوا التَّوَلَّدُوا وَالْأَنْبِيَاءُ** دَمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِمْ مِنْ سَبِّهِمْ كَمَا كَلَّمُوا مِنْ قَوْعِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ آسَاجِلِهِمْ۔ الایہ

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سحران بیان جاتا رہا

روزے کے اخروی فائدے

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا احتسابا غفر لہ ما قبلہ من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ

دوسری حدیث

تورہ صلی اللہ علیہ وسلم: **إِلَّا الصِّيَامُ حُجَّةٌ**۔ ترجمہ: روزہ ڈھال ہے ڈھال کے ذریعے سے انسان دشمن کے مارے بچتا ہے پہلی حدیث شریف میں جو بیان ہوا ہے کہ روزہ دار اقوال و افعال شہوانی اور دندگی سے اپنے آپ کو بچائے۔ فتنہ و فساد کی آگ کو بجھائے دیکھو کہ اگر گالی اور لڑائی کا جواب اسی طرح دیا تو فتنہ بیا ہوتا۔ اب روزے کے سبب سے وہ آگ بجھ گئی۔ حاصل یہ نکلا۔ کہ اس نے گویا روزے کی ڈھال سے شیطان اور نفس کے وار کو روکا۔

روزے سے اخلاقی اور معاشرتی اصلاح

گزشتہ احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ روزہ دار کے اخلاق کا معیار اعلیٰ ہو جائے گا۔ غبط نفس اور تحمل اس میں آئے گا۔ اپنے آپ کو شرارت اور فتنے سے بچائے گا۔ دنیا میں اعلیٰ درجے کا امن پسند اور مرجان مرجع شریف نظر آئے گا۔ ساتھ ہی اس کے معاشرتی اصلاح بھی ہو جائے گی۔ جب ہر ایک مسلمان ان اوصاف حمیدہ سے مزین ہو گا۔ معاشرتی تعلقات میں کبھی لگاڑ پیدا ہی نہیں ہو گا۔ کیونکہ ہر سال ماہ رمضان میں روزہ رکھانے کی غرض ہی یہی ہے کہ سال بھر کے بعد پھر اس نصاب کی یاد تازہ ہو جائے۔

سیاسی فائدہ

دنیا میں ہمیشہ وہی قوم عزت سے زندہ رہ سکتی ہے جس کے پاس حیات قومی کے اعلیٰ اصول ہوں۔ اور وہ ان کی پابندی کے لیے ہر مصیبت کو جھیلے۔ اور ہر مشقت کے سامنے سینہ سپر ہو روزے میں اس بات کی مشق کرائی جاتی ہے کہ بارہ یا چودہ بلکہ بعض اوقات سو بیس گھنٹے بے آب و اندر رہے۔ خواہ شدید گرمی کا موسم ہی کیوں نہ ہو۔ سجدہ کو آنکھ نہیں کھلتی مگر روزہ چھوڑ نہیں سکتے۔ دن کے کاروبار کا حرج بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن کاشت کار طاعت پیشہ اور مزدور غریبہ ہر ایک کام والا باوجود سحر و نہ کھانے کے اپنے اپنے

(متفق علیہ)

ما لفتل من ذنبہ
ترجمہ: بلوہریہ سے روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے روزہ
رکھا وہ سال کا ایک ماہ کے دل میں ایمان ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے
اجر پانے کے خیال سے رکھا۔ اس کے سارے پہلے گناہ بخشنے
جائیں گے۔ اور جو شخص رمضان کی راتوں میں عبادت کرے۔
وہ سال کا ایک ماہ ایمان ہو۔ اور ثواب پانے کا ارادہ رکھے۔ اس کے
بھی پہلے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس شخص نے
لیلۃ القدر کو قیام کیا وہ سال کا ایک ماہ ایمان ہو اور اللہ تعالیٰ سے
اجر پانے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اس کے بھی پہلے سارے گناہ معاف
کر دیئے جائیں گے۔

حکمت مغفرت

روزے کے باعث سال بھر گناہ معاف ہونے کی حکمت یہ معلوم
ہوتی ہے کہ گویا روزہ دار زبان حال سے یہ کہہ رہا ہے، کہ
اے اللہ میں نے کھانے پینے اور خواہشات نفسانی وغیرہ
کے پورا کرنے میں جو تیری مرضی کے خلاف قدم اٹھایا ہے اس
سے باز آتا ہوں اور تیری رضا حاصل کرنے کے لئے سب کو
چھوڑتا ہوں اور مسلسل روزہ رکھنے سے یہ ثبوت دیتا ہوں کہ
تیری رضا کی پابندی مسلسل کروں گا۔ تیری مرضی کے خلاف
خواہشات نفسانی کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دوں گا۔ اور رمضان
شریف کے علاوہ شوال کے چھ روزے رکھ کر اس امر کا مزید
ثبوت دیتا ہے کہ اے اللہ تو نے اپنی شفقت و رحمت سے
اعلان کیا ہے کہ میں ہر نیکی کا دم گناہ کم از کم اجر دوں گا۔
لہذا رمضان المبارک کے علاوہ چھ روزے شوال کے اس
حساب سے کم از کم ۳۶ روزوں کا اجر پائیں گے۔ اور سال
کے ۳۶ دن ہوتے ہیں۔ تو گویا میں تیری رضا حاصل کرنے
کے لئے سارا سال ہی روزہ دار رہا۔ رہتا قبل جتنا داعف
عنا۔ علیٰ القیاس رمضان المبارک کی راتوں کے قیام کی بھی
یہی غرض ہے۔ کہ اے اللہ میں نے تیرے قرآن حکیم سے جو

اعراض کیے ہیں۔ اس سے تائب ہو کر متک بالقرآن کرنے کا
عملی ثبوت دیتا ہوں گویا نمازی اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا
ہے اور مسلسل قیام کرنے سے حد یہ ثابت کر رہا ہے کہ میرا تکرار
بالقرآن کثیرہ ہمیشہ کے لئے رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ
کے ہاں سے انسان کے ہر نیکی کا کم از کم دس درجے پاتی ہے
اور سات سو درجوں تک بھی اللہ تعالیٰ عمل کا اجر
بڑھا کر دیتے ہیں۔ غرضیکہ ہر عمل کا اخلاص و بہتیت اس
اسکے منافع اور نتائج کے لحاظ سے اجر ملتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سو اے روزے کے کیونکہ وہ
میرا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور رعایت
دیگی میں ہی اس کا بدلہ دوں گا (روزہ دار اپنی خواہشات
نفسانی اور کھانا پینے کے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار
کیلئے دو چیزیں ہیں ایک روزہ افطار کرتے وقت حاصل
ہوتی ہے اور دوسری اپنے رب کی ملاقات کے وقت
حاصل ہونے کی اور روزہ دار کے منہ کی بول اللہ تعالیٰ کے
ہاں مشک سے بھی بہتر ہے۔ اور روزہ (شیطان کا
دار نہ کئے کیلئے) ڈھال ہے جس دن کسی کو روزہ ہو۔
عورتوں سے میل جول کی باتیں نہ کرے اور یہودیہ شہود
وغل نہ چلے۔ اگر اسے کوئی کامی دے یا نہ دے
کرے۔ تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (لیکن لڑائی
نہ کرے)

حکمت آن اجیری بہ

ہر عمل صالح کی ایک جزائے خیر ہے اور روزے کی جزا و فوات
تین جل و علے خود تینا ہے۔ (یا بخت ہے) کیونکہ جب روزہ دار نے
ان چیزوں کو رضا الہی کے لئے چھوڑ دیا۔ جن پر اس کی زندگی کا دار و
مدار تھا۔ تو گویا اس نے زندگی کو تیرا دیا کہ خدا لئے قدس و حرہ
لا شریک نہ کا وصال پت کیا۔ بارگاہ الہی میں ہر عمل کی جزا اس کے
(باقی صفحہ ۷ پر)